بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر: رحمت اللہ خاں شاکر — یوم پنجشنبہ

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق جملہ خط و کتابت بنام منیجر الفضل ہو۔

مدینۃ المسیح

ظہوری ۷ ماہ وفا ۱۳۲۲ ہش۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق صبح ۹½ بجے بذریعہ فون یہ اطلاع ملی کہ حضور کی طبیعت پہلے جیسی ہی ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت اچھی ہے۔

حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی تا حال بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں۔ نقاہت بڑھ رہی ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا کریں۔

کل مولوی عبدالرحیم صاحب افغان کے ہاں لڑکا تولد ہوا۔ جو حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

جلد ۳۱ | ۸ ماہ وفا ۱۳۲۲ ہش | ۵ رجب ۱۳۶۲ھ | ۸ جولائی ۱۹۴۳ء | نمبر ۱۵۹

روزنامہ الفضل قادیان — ۵ رجب ۱۳۶۲ھ

مسلمانوں کے مختلف فرقے اور قبرستانوں میں دفن ہونے کا حق

احباب الفضل میں یہ خبر پڑھ چکے ہیں کہ شیموگہ ریاست میسور میں قریباً ڈیڑھ سال کا عرصہ ہوا۔ ایک احمدی خاتون کی تدفین میں بعض لوگوں نے روکاوٹ ڈالی تھی۔ اس خاتون کے خاوند نے مفسدین کے پانچ سرغنوں کے خلاف عدالت میں دعویٰ دائر کر دیا۔ اور اب ان سب کو دو دو ماہ قید کی سزا ہو چکی ہے۔ اس پر معاصر زمیندار نے ایک شذرہ لکھا ہے۔ جسے معاصر مدینہ بجنور نے بھی نمایاں طور پر شائع کیا ہے۔ اس میں مفسدین کی شرارت کا ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے کہ

"اس پر مرزائیوں نے حکام کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ مرزائی چونکہ حکومت اور حکام کے دوست ہوتے ہیں۔ اس لئے شیموگہ کے حکام نے از راہ بے انصافی چھ مسلمانوں کو گرفتار کر لیا"۔ اور پھر ان لوگوں کی سزا یابی کا ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے کہ "چونکہ مرزائی مسلمانوں کو صاحب ایمان نہیں سمجھتے اس لئے مسلمان بھی انہیں کافر سمجھنے پر مجبور ہیں۔ اور کسی کافر کی لاش اسلامی قبرستان میں گاڑی نہیں جا سکتی۔ چنانچہ قادیان میں مرزائیوں کا جو قبرستان ہے اس میں کسی مسلمان کی نعش دفن کرنے کی اجازت نہیں دیتے۔ تو مسلمانوں کے قبرستان میں مرزائی لاشہ کیونکر گاڑا جا سکتا ہے.... آئندہ کے لئے یہ اصول تسلیم کر لیا جائے۔ کہ کسی اسلامی قبرستان میں قادیانی مردے کو دفن نہیں کیا جائیگا"۔

اب تک زمیندار اور دیگر مخالف اخبارات یہ ظاہر کرتے تھے۔ کہ احمدی انگریزوں کے دوست اور ان کی حکومت کے استحکام کا موجب ہیں۔ مگر مندرجہ بالا شذرہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اب وہ یہ سمجھنے لگے ہیں۔ کہ احمدی انگریزوں کے ہی نہیں۔ بلکہ ہر حکومت اور حکام کے دوست ہوتے ہیں۔ اور واقعہ بھی یہی ہے۔ کہ احمدی انگریزوں کے ماتحت ہوں یا کسی اور ملکی و غیر ملکی حکومت کے اور خواہ کسی ریاست میں آباد ہوں۔ وہ مقامی حکومت اور حکام کے دوست اور خیر خواہ ہوتے ہیں اگر برطانوی ہند کے احمدی انگریزی حکومت اور اس کے حکام کے وفادار۔ ان کے ساتھ تعاون کرنے والے اور ان کے خلاف ہر قسم کی شورش اور پریشانی کے اسباب سے بچنے والے ہیں۔ تو ریاست میسور کے احمدی وہاں کی حکومت اور حکام کے ساتھ ایسا ہی تعلق رکھتے ہیں۔ البتہ اس بات کا یہ حصہ بالکل غلط ہے کہ اس تعلق کی وجہ سے احمدیوں کے ساتھ کوئی حکومت کوئی رعایت کرتی ہے بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ اکثریت کو خوش کرنے کے لئے احمدیوں کے حقوق کو بسا اوقات پس پشت ڈال دیا جاتا ہے۔ مگر احمدیوں کو اس کی پروا نہیں۔ وہ حکومت کی وفاداری اور دوستی کسی مطلب اور غرض کیلئے نہیں کرتے۔ بلکہ اپنے مذہب کا حکم سمجھکر کرتے ہیں۔

کہا گیا ہے۔ کہ "مرزائی مسلمانوں کو صاحب ایمان نہیں سمجھتے۔ اس لئے مسلمان بھی انہیں کافر سمجھنے پر مجبور ہیں۔ اور کسی کافر کی لاش اسلامی قبرستان میں گاڑی نہیں جا سکتی"۔ ہم اس بحث میں پڑنے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ کہ احمدی غیر احمدیوں کو صاحب ایمان نہیں سمجھتے یا غیر احمدی احمدیوں کو نہیں سمجھتے۔ سوال تو یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کا وہ کونسا فرقہ ہے۔ جو کسی دوسرے فرقہ کو مسلمان سمجھتا ہے۔ کیا شیعہ سُنیوں کو مسلمان سمجھتے ہیں اور سُنی شیعوں کو؟ اہلحدیث سُنیوں اور شیعوں کو صاحب ایمان مانتے ہیں۔ اور سُنی و شیعہ اہلحدیث کو ایسا سمجھتے ہیں؟ یہی حال دوسرے اسلامی فرقوں کا ہے۔ بلکہ بعض فرقے تو اپنی بعض شاخوں پر فتویٰ کفر عائد کرتے ہیں۔ تو کیا اس تبادلۂ تکفیر کا اثر مختلف فرقوں کے مردے اسلامی قبرستانوں میں گاڑنے پر پڑتا ہے۔ اگر نہیں اور ہرگز نہیں۔ اگر ہر جگہ مسلمانوں کے قبرستانوں میں ہر عقیدہ و ہر خیال کے مردے گاڑے جاتے ہیں۔ تو احمدیوں کو اس جائز حق سے اس بنا پر محروم کرنیوالے سوچیں کہ وہ کسقدر بے انصافی سے کام لے رہے ہیں۔ اور احمدیوں کے ساتھ صریح زیادتی کا وہ اللہ تعالیٰ کے حضور کیا جواب دیں گے۔

باقی رہا یہ اعتراض کہ قادیان میں احمدیوں کے قبرستان میں کسی مسلمان کی نعش دفن کرنیکی اجازت نہیں۔ سو یہ بھی حقیقت حال سے ناواقفیت کا ثبوت ہے قادیان میں جتنے قبرستان ہیں۔ وہ سب احمدیوں کے ہیں اور ان میں سے سوائے مقبرہ بہشتی کے کسی میں غیر احمدیوں کے مُردے گاڑے جانے میں کوئی روکاوٹ نہیں کیجاتی۔ اور مقبرہ بہشتی ایک ایسا قبرستان ہے جس میں ہر ایک احمدی بھی دفن نہیں ہو سکتا۔ بلکہ صرف وہی احمدی دفن ہوتے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک مقررہ معیار کے مطابق قربانی کرکے اپنے آپ کو اسکا اہل قرار دے لیتے ہیں۔ ایسے قبرستان کے متعلق جس میں ہر احمدی بھی دفن نہیں ہو سکتا غیر احمدیوں کے دفن نہ کئے جا سکنے پر اعتراض درست نہیں۔ اسی طرح یہ کہنا بھی غلط ہے کہ احمدی اپنے قبرستانوں میں غیر احمدیوں کو دفن نہیں ہونے دیتے ؛

زمیندارہ جماعتیں فوری متوجہ ہوں

موجودہ ایام کی خطرناک گرانی اور غرباء کی کم مائیگی کو دیکھتے ہوئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے قادیان کے غرباء کی امداد کے لئے ۱۵۰۰ من غلہ جمع کرنے کا مطالبہ جماعت سے فرمایا تھا۔ جس میں سے اب تک ۹۰۰ من کے وعدے دفتر میں موصول ہو چکے ہیں۔ اور چھ سو من غلہ کی فراہمی احباب جماعت کے ذمہ ہے :۔

شہری اور ملازم پیشہ احباب نے تو حضور کی اس تحریک پر گرم جوشی سے حصہ لیا ہے۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ ہماری زمیندارہ جماعتوں نے غیر متوقع طور پر کماحقہ حصہ نہیں لیا۔ ورنہ اب تک نہ صرف ہم اپنے پیارے امام کے مطالبہ کو سو فیصدی پورا کر چکے ہوتے۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ غلہ جمع کر کے حضور کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے حضور کی خوشنودی کا باعث بنتے۔

اب بھی موقعہ ہے کہ ہماری زمیندارہ جماعتیں بیدار ہوں۔ اور اپنے فرض کو پہچانیں۔ کیونکہ اس سے نہ صرف ان کے غریب بھائیوں کو روٹی ہی ملے گی۔ بلکہ یہ قربانی کا احساس ان کے اندر سال بھر کے لئے تقوےٰ پیدا کرنے کا موجب بنا رہیگا

خاکسار پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین

ذکرِ حبیب علیہ السلام

روایت حضرت پیر منظور محمد صاحب قادیان

بتوسط صیغہ تالیف و تصنیف

حضرت پیر منظور محمد صاحب نے سنایا کہ ہم سب یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت خلیفہ اول رضؓ مولانا عبد الکریم صاحب حکیم فضل الدین صاحب وغیرہ حلقہ باندھے کھانا کھا رہے تھے۔ کہ مولانا عبد الکریم صاحب نے کہا۔ کہ حضور اس وقت اچار ہونا چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سنتے ہی اٹھ کھڑے ہوئے اور دس بارہ منٹ کے بعد گھر سے اچار لئے ہوئے تشریف لائے۔ ہم سب کو اس سے بہت تکلیف ہوئی۔ کہ حضور کو بلا وجہ تکلیف دی۔ خاکسار حافظ سلیم احمد اٹاوی

انصار قادیان کو یاد دہانی

ماہ جولائی سنہ ۱۹۴۳ء میں انصار قادیان کا دوسرا یوم تبلیغ ۸ جولائی سنہ ۹۴۳ء کو ہوگا۔ انشاء اللہ۔ جس میں مندرجہ ذیل محلہ جات کے انصار نے تبلیغ پر جانا ہوگا۔

(۱) حلقہ غربی پرانی آبادی قادیان (جو قصر خلافت سے بجانب غرب۔ کوچہ مسجد اقصےٰ چھوٹا بازار کی دروازہ تک اور اندرونی کوچہ جات پر مشتمل ہے) (۲) محلہ دار العلوم و دار الشکر۔ ان حلقہ جات کے انصار اپنے اپنے معینہ دیہات میں تبلیغ پر تشریف لے جائیں۔ زعماء صاحبان انصار حلقہ متعلقہ اپنے اپنے حلقہ کے انصار کو تبلیغ پر بھجوانے کے ذمہ وار ہیں۔ صدر مجلس انصار اللہ قادیان

اخبار احمدیہ

جماعت احمدیہ امرت سر کی قرارداد یں ۲ر جولائی کو جماعت احمدیہ امرت سر نے ایک جلسہ کر کے بھاٹڑی میں احمدیوں پر مخالفین کے مسلح حملہ کے خلاف اظہار نفرت کی قرارداد پاس کی۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی آواز پر خلوص دل سے لبیک کہتے ہوئے وقار احمدیت کے تحفظ کے لئے ہر قربانی کرنے پر ہر وقت تیار رہنے کا فیصلہ کیا۔

فوری ضرورت دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں ایک مستعد دیانت دار خوشخط کارکن کی فوری ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔ خواہشمند خدام مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق کے ساتھ فوری طور پر درخواست کریں۔ معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

سپاس تعزیت میرے والد بزرگوار جناب ڈاکٹر قاضی لعل الدین صاحب کی وفات پر بہت سے احباب نے زبانی اور بذریعہ خطوط اظہار ہمدردی فرمایا ہے۔ میں بذریعہ اخبار سب احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جزاھم اللہ احسن الجزاء خاکسار قاضی رشید الدین احمد (۲) میری اہلیہ صاحبہ کی وفات پر بہت سے احمدی غیر احمدی و غیر مسلم دوستوں کی طرف سے تعزیت کے خطوط و تار ملے ہیں۔ میں بذریعہ الفضل ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ خاکسار محمد عثمان از جبل پور

سیالکوٹ چھاؤنی میں آنے والے احمدی احباب کو اطلاع فوجی خدمات کے سلسلہ میں بہت سے احمدی احباب سیالکوٹ چھاؤنی میں تشریف لائے ہیں۔ مگر بسبب لاعلمی کے جماعت میں شامل نہیں ہوتے۔ ایسے احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ یہاں باقاعدہ جماعت ہے۔ وہ اپنا چندہ یہاں دیا کریں۔ اور نماز جمعہ یہاں باقاعدگی سے ادا کی جائے۔ باقی نمازیں بھی باجماعت پڑھی جاسکتی ہیں۔ خاکسار عبد العزیز سیکرٹری مالی انجمن احمدیہ عزیز منزل سیالکوٹ چھاؤنی

درخواست ہائے دعا (۱) ڈاکٹر شیخ عبد اللطیف صاحب دہلی ہنوز بیمار ہیں۔ اور تا حال خطرہ سے باہر نہیں ہیں۔ اسی طرح شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور بھی تا حال بیمار ہیں (۲) عبد الرحمن صاحب کپور تھلہ کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں (۳) محمود احمد صاحب ولد منشی محبوب عالم صاحب لاہور بیمار ہیں (۴) میاں سلطان احمد صاحب جوڑا بیمار ہیں۔ (۵) حوالدار محمد اسحٰق صاحب پونہ میں ایک محکمانہ امتحان دے رہے ہیں (۶) محمد مبارک صاحب سندھ کا لڑکا بعارضہ تپ دق سخت بیمار ہے۔ (۷) مولوی عبد الرحیم صاحب نیر کی نوزائیدہ بچی خطرناک طور سے بیمار ہے۔ اس کی والدہ کو اسہال سے افاقہ مگر نقاہت ہے۔ بڑی لڑکی بخار کے بعد کمزور ہے۔ احباب سب کی صحت اور کامیابی کے لئے دعا فرمائیں :۔

ولادت:۔ ۲۹ جون اللہ تعالےٰ نے خاکسار کو لڑکی عطا کی۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ خادمہ دین بنائے۔ آمین نسیم سیفی بی۔ اے (۲) مجھے خدا کے ہاں لڑکی تولد ہوئی اللہ تعالےٰ صالحہ اور خادمہ دین بنائے۔ خاکسار محمد اکبر عفی عنہ ریٹائرڈ ہیڈ پی ایس سی مہاجر قادیان

مکتوب لنڈن

جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد لنڈن کا حسب ذیل مکتوب بذریعہ ایرگراف موصول ہوا ہے۔

ایام زیر رپورٹ میں ان اشخاص میں سے جو مسجد دیکھنے کے لئے تشریف لائے۔ اور جن سے مذہبی گفتگو بھی ہوئی۔ قابل ذکر مندرجہ ذیل ہیں ہنگری کی ایک معزز خاتون مسز پونی ملاقات کے لئے آئیں۔ اور بہت سے مذہبی سوالات دریافت کئے۔ مسٹر اور مسز Shah مع سوامی ویکانند مسجد دیکھنے کے لئے آئے۔ بعض کتابیں بھی خریدیں۔ مسٹر سٹن کی تین رشتہ دار عورتیں آئیں۔ مسٹر بلال نٹل کے ایک رشتہ دار مسٹر ٹیلر آئے سید ممتاز احمد صاحب بخاری کے ساتھ ان کے ایک ہم جماعت مسٹر محمد علی بنگالی آئے تعدد ازدواج۔ پردہ تعلیم نسواں اور سیاسی امور کے متعلق گفتگو ہوئی۔ انہوں نے کہا بہت حد تک ان کے شکوک کا ازالہ ہو گیا ہے (۲) سوسائیٹیوں میں شمولیت۔ ایسٹ انڈیا ایسوسی ایشن کی پانچ میٹنگز۔ پنٹی لٹریری سوسائٹی کی دو میٹنگز میں شامل ہوا۔ نیز پارسیوں کی ایک میٹنگ میں گیا۔ یہاں پارسی تاجروں کی بھی کافی تعداد ہے۔ اور ان کی ایک انجمن بھی ہے۔ (۳) ایک انگریز قیدی۔ ونڈز ورتھ جیل میں ایک انگریز قیدی نے مسلمان بننے کے لئے درخواست دی۔ افسران متعلقہ نے مجھے لکھا۔ میں اس سے جا کر ملا۔ چونکہ اسے اسلام کے متعلق کچھ علم نہیں تھا۔ اس لئے اسے کتب مطالعہ کے لئے دی گئیں۔ اور اس سے کہا ان کے مطالعہ کے بعد اگر وہ مسلمان ہونا چاہے تو ہمیں اطلاع کر دے (۴) ڈربی میں ایک نومسلم مسٹر ڈلٹن سے ملنے کے لئے گیا۔ وہ لنڈن میں ملازمت کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے لئے میئر آف ونڈز ورتھ کو مناسب امداد کرنے کے لئے چٹھی لکھی گئی (۵) ایک لیڈی سے جو چین میں کئی سال تک مشنری کے طور پر کام کر چکی ہے خط و کتابت ہوئی۔ جس میں کفارہ و الوہیت مسیح وغیرہ پر مفصل بحث کی گئی ہے۔ (۶) جاپان کے متعلق یہاں پریس میں شائع ہوا۔ کہ وہ اسلام کے محافظ ہونے کا دعوےٰ کرتا ہے۔ اس کے متعلق میرا ایک خط ٹائمز میں شائع ہوا۔ جس میں نے لکھا۔ اسلام کا محافظ خدا ہے۔ جاپان کو اپنی حفاظت کی فکر کرنی چاہیئے یہی خط دوبارہ سنڈے ٹائمز میں شائع ہوا۔ (۷) سر حسان سہروردی نے بنو نضیر قینقاع۔ بنو قریظہ اور قتل کعب بن اشرف وغیرہ کے متعلق عیسائیوں کے اعتراضات کے جوابات دریافت کئے۔ جو انہیں بتائے گئے۔ امرتسر کے ایک فوجی سپاہی نے جنہیں گذشتہ سال درثمین فارسی دی گئی تھی لکھا کہ اشعار واقعی معرفت الٰہی سے پُر ہیں۔ اور پانچ اشعار مثل صدحسین است درگریبانم وغیرہ کی تشریح دریافت کی۔ جو انہیں بالتفصیل لکھی گئی۔ (۸) تبلیغ خاص کے لئے تیرہ پونڈ چندہ ہوا۔ اور گذشتہ سال کے چندہ عام کا ½ حصہ چودہ پونڈ دونوں رقوم مرکز کو بھیجی گئیں۔ آخر میں دعا کے لئے درخواست ہے ؎

ایام زیر رپورٹ میں احسان حید صاحب نے جو بی۔ بی۔ سی میں کام کرتے ہیں۔ چند سوالات کے جوابات دریافت کئے۔ جواب سنکر وہ بہت خوش ہوئے۔ مطالعہ کے لئے انہوں نے کتاب مانگی۔ چنانچہ ٹیچنگ آف اسلام دی گئی ہے۔ (۲) ایک لیڈی مس ینگ ایکٹن سے آئی۔ اسے بعض لٹریچر دیا گیا۔ (۳) ورلڈ کانگرس آف فیتھس کی ایک میٹنگ میں شامل ہوا (۴) منصور احمد کپرڈ جو تین ہفتہ کے لئے لنڈن آئے ہوئے ہیں اپنے ایک دوست مسٹر رچرڈ کو لائے۔ وہ بھی ایرفورس میں ہیں۔ ان کے دریافت کرنے پر اسلام کی تعلیم کا خلاصہ بتایا۔ اور عیسائیت اور اسلام میں جو تعلیمی لحاظ سے فرق ہے انہیں بتایا۔ وہ بہت متاثر ہوئے۔ اور زیادہ واقفیت حاصل کرنے کے متعلق خواہش ظاہر کی۔ احمدیت حقیقی اسلام ہے انہیں مطالعہ کے لئے دی گئی۔ سنجیدہ نوجوان معلوم ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اسے ہدایت قبول کرنے کی توفیق بخشے۔ امین منصور احمد تین ہفتہ کے بعد ہندوستان یا کسی اور جگہ بھیجے جائیں گے۔

(۴) ایک چار صفحہ کا اشتہار شائع کیا ہے جس میں نارتھ افریقہ کی فتح کے متعلق حضرت امیر المومنین کی خوابوں کا ذکر کیا ہے اس کے شروع میں مسجد کی تصویر بھی ہے تین ہزار کی تعداد میں چھاپا ہے۔ گولڈ کوسٹ نائیجیریا۔ سیرالیون۔ نیروبی۔ شام فلسطین مصر۔ امریکہ۔ ارجنٹائن میں بھیجا گیا ہے۔ آپ کو بھی پچاس کاپیاں بھیجی گئی ہیں مسٹر ایمری نے اس کے متعلق لکھا ہے۔

Very interesting printed inclosure with its striking evidence of the Spiritual insight and foresight of the leader of your Comunity.

لارڈ برڈوڈ سر سٹیفورڈ کرپس۔ مونٹ مورنسی۔ لارڈ زٹیلنڈ وغیرہ نے بھی پڑھا ہے مناسب طریق پر تقسیم کیا جا رہا ہے۔

خاکسار جلال الدین شمس

انسانی زندگی کا مقصد اور اس کا کمال

کہا جاتا ہے کہ "زندگی مثل حباب ہے" زندگی کی وقعت اور اہمیت اور پائیداری اس سے زیادہ نہیں جو ایک پانی کے بلبلے کی ہوتی ہے۔ جس طرح بحر بے کنار میں ایک حباب کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ اسی طرح نظام عالم کے سمندر میں ایک انسان کی زندگی کا حال ہے یہ مقولہ گو کس قدر حقیقت پر مبنی کیوں نہ ہو۔ اور اس سے انسانی زندگی کو کس قدر بے حقیقت کر کے ہی کیوں نہ دکھایا جائے۔ پھر بھی زندگی اور یہ حقیر زندگی ہی بعض اوقات انسان کے نام کو ابدی شہرت اور نہ ختم ہونے والی زندگی کا وارث بنا سکتی ہے۔ ہاں بعض دفعہ اس حقیر سی زندگی کو انسان اس رنگ میں گزارتا ہے۔ کہ قومیں اس پر رشک کرتی ہیں۔ اور ساری کی ساری قوم اس شخص کے نام کو زندہ رکھنے کے لئے اپنی قربانی دینے کے لئے تیار ہو جاتی ہے۔ اپنی عزت و ناموس کو خطرہ میں ڈال دیتی ہے ایسے لوگوں کے نام شہرت کے آسمان پر تابندہ نظر آتے ہیں۔ اور ایسے وہ لوگ ہوتے ہیں۔ جن کی نیک نامی کو زمانہ بھی مٹا نہیں سکتا۔ لیکن اس کا ایک اور پہلو بھی ہے۔ جس سے بچنے کی ضرورت ہے۔ یہ زندگی جہاں ہزاروں برکات کا موجب ہوتی ہے۔ وہاں یہی بے حقیقت زندگی انسانیت کو بدنام کرنے والی قوم اور خاندان کو تباہ کرنے کا موجب بھی ہو جاتی ہے۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ انسان کو کالانعام بلکہ اس سے بھی بدتر مخلوق بنا دیتی ہے

کیا یہ افسوس کا مقام نہیں۔ کہ انسان کو خدا نے اشرف المخلوقات بنایا اسے متحرک اور بالارادہ بنایا۔ اسے دماغ دیا۔ اسے قوت گویائی کی نعمت سے سرفراز کیا۔ پھر سب سے بڑھ کر یہ کہ اسے اپنی معرفت اور قرب کا موقعہ دیا

باقی تمام قسم کے اوصاف کم وبیش کسی نہ کسی صورت میں دوسرے جانداروں کے اندر بھی پائے جاتے ہیں۔ لیکن معرفت اور قرب الی اللہ صرف انسان ہی کا خاصہ ہے پھر تف ہے ایسے شخص پر جو باوجود اس عظیم الشان نعمت کے عطا کئے جانے کے پھر حیوانات سے بھی بدتر زندگی گزارتا ہے۔

حیوانات کی زندگی کیا ہے صرف یہی کہ خدا نے انہیں پیدا کیا۔ اور وہ کسی نہ کسی طریق سے اپنی زندگی کے دن پورے کر رہے ہیں۔ کیا اگر انسان کی پیدائش کا مقصد بھی اسی طرح زندگی گزارنا ہی ہوتا۔ تو اس کی بجائے حیوانات کا وجود ہی اس غرض کے لئے کافی نہ تھا۔ دنیا کے لوگوں کا بیشتر حصہ ایسا ہے۔ کہ جو اپنی زندگی کو صرف ذاتی آرام اور عیش میں گزار دیتے ہیں حالانکہ انسانی مقاصد اس سے بہت بلند ہیں۔ ایسے انسان کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے آپ کو دائرہ انسانیت کے اندر لانے کی کوشش کرے۔ ورنہ اس کی ہستی ایک جانور سے زیادہ کوئی وقعت نہیں رکھتی۔

اس میں شک نہیں کہ بعض لوگ اپنے نفس کی اصلاح کی کوشش کرتے ہیں۔ عبادت الٰہی اور زہد وتقوےٰ میں اپنے اوقات صرف کرتے ہیں حتی الوسع اپنی پیدائش کے مقصد کو سامنے رکھتے ہیں اور اس لئے اللہ تعالےٰ کے حضور ان کا بڑا درجہ ہوتا ہے۔ لیکن ان لوگوں سے بھی ایک بڑا درجہ انسان کے لئے خدا نے بنایا ہے۔ اور وہ درجہ فیض رسانی کا ہے۔

جو شخص خود نیک ہے وہ اپنے لئے راحت کے سامان پیدا کرتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ سے اجر پانے کا مستحق ہوتا ہے۔ مگر وہی شخص اگر اپنے فیضان کو دوسرے لوگوں تک بھی پہونچائے۔ دوسری دنیا کی اصلاح کرے۔ اور کوشش کرے۔ کہ ساری دنیا خدا کی مقرب بن جائے۔ تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ ایسا شخص واقعی قابل تعریف ہے۔ اور دراصل انسانیت کا کمال ہے بھی یہی۔ کہ دوسرے اس سے فائدہ حاصل کریں۔ احادیث میں آتا ہے الدال علی الخیر کفاعلہ کہ بہتر چیز پر ترغیب دلانے والا بھی اسی قدر ثواب حاصل کرتا ہے۔ جتنا کہ اس پر عمل کرنے والا۔ پھر اس شخص کی موت کو بہت ہی بابرکت قرار دیا گیا ہے۔ جس کے مرنے پر لوگ دل سے افسوس کا اظہار کریں اور کہیں کہ اس شخص سے دنیا کو بہت سے فوائد حاصل تھے۔ پھر وہ شخص بھی اللہ کے حضور درجہ رکھتا ہے۔ کہ جو اپنی اولاد کی تربیت کرے۔ اور اصلاح کرے۔ اور مرنے کے بعد بھی وہ نیک ہو۔ اولاد کی نیکی بھی ماں باپ کے لئے بلندئی درجات کا موجب ہو جاتی ہے۔ پھر جس کے ذریعہ انسان ہدایت قبول کرے۔ اس کا بھی بڑا درجہ ہے۔ کیونکہ اس کی تبلیغ وترغیب کی وجہ سے ایک نفس کی اصلاح ہوئی۔ انبیاء کا بڑا درجہ بھی اسی لئے ہوتا ہے۔ کہ وہ دنیا کی اصلاح کرتے ہیں۔ انبیاء خدا کی برگزیدہ مخلوق ہوتے ہیں۔ اور انسانیت کے کمال کو ماپنے کا پیمانہ ہمیں بھی انبیاء صفت ہونا چاہیئے۔ اور ان کے رنگ میں رنگین ہو کر زندگی گزارنی چاہیئے پس انسانی زندگی کا مقصد جوں توں کر کے زندگی کے دن گزارنا نہیں بلکہ زندگی کو بنانا ہے۔ نہیں بلکہ اس سے بھی بلند یہ کہ دوسرے لوگوں کی زندگیاں بنانے میں کوشاں رہنا ہے۔ خدا کرے۔ کہ ہمارے وجود نافع للناس ہوں۔ اور ہم دنیا کی اصلاح کا موجب ہوں۔

خاکسار حافظ قدرت اللہ واقف زندگی

"ہندوؤں کے نزدیک اوتار کے ظہور میں صرف ایک ماہ"

ہندو عقیدہ کے مطابق وہ علامات پوری ہو چکی ہیں۔ جن کو رشیوں نے کلجگ سماپتی کا لکھشمن بتایا ہے۔ اس لئے اُن کا نشچے ہے کہ اب اوتار کا ظاہر ہونا لازمی ہے۔ کیونکہ شاستروں کے مطابق اوتار کی آخری تاریخ اگست ۱۹۴۳ء ہے۔ اوتار کے جاننے کے لئے ہندوؤں نے عوام میں پرچار کیا ہے کہ کرشن بھگتو اپنے دل کو شدھ کر کے ایشور کی پوجا کرو اور پرارتھنا کرو کہ وہ ہمیں توفیق دے۔ تاکہ تیرے اوتار کو سویکار کریں۔ چنانچہ ستیہ یگ سبھا کی ایک ممبر شریمتی سیوکا جی لکھتی ہیں کہ "اب بھگوان کے جنم لینے کا سمے قریب آگیا ہے۔ اپنے دلوں کو پوتر کرو۔ تاکہ اس پربھو آنند کند یوگیراج کے درشن کر سکو۔ اوتار کے ظاہر ہونے کی آواز ہمارے کانوں میں قریباً ۵۰-۶۰ سال سے آرہی ہے کہ اب اوتار ظاہر ہوتا ہے اور تمام مذاہب کی پیشگوئیاں بھی یہی ظاہر کرتی ہیں۔ کہ اب ان کا جنم ہو جانا چاہیئے۔ نہیں تو کیا ہم آشا ہی آشا میں بیٹھے ہمیشہ کلکی کلکی کی رٹ لگاتے رہینگے اور اپنی زندگی ختم کر دیں گے۔ لیکن اس بھوشیہ بانی کے پورا ہونے کا سمے نہیں آئے گا۔ اور ہم اپنی ان آنکھوں سے بھگوان کے درشن نہ کر سکیں گے۔ اور یہ اس کے بھگتوں کی بارات بغیر دولہا کے کیا کریگی۔ اس لئے چاہیئے۔ کہ جہاں اوتار ہونے کی آواز سنیں۔ اس پر مل کر پریم سے وچار کریں اور یہ دیدے درشنوں کی خواہش کریں۔ گلی کوچوں میں، باغیچوں میں، دھرم استھانوں میں یہ کہہ رکھنا چاہیئے۔ کہ ہندو ہو یا مسلمان، پڑھا ہو یا اَن پڑھ، خوبصورت ہو یا بدصورت، اونچ ہو یا نیچ، اوتار کی بات کرتا ہو۔ فوراً اس پر دھیان کر کے اس پر وچار کریں۔ اور اس کے پاس جا کر اس کی باتیں سنیں۔ اگر آپ لوگوں کو اس کی باتیں ستیہ معلوم ہوں۔ تو سویکار کریں" (ستیہ جگ ۱۵ئی)

پھر لکھا ہے کہ "بھائیو یہ بھی ممکن ہے کہ اوتار ہو چکا ہو۔ اور آپ لوگوں کو معلوم نہ ہو۔ کیونکہ وہ تمام بھوشیہ بانیاں جو شاستروں نے بیان کی ہیں۔ وہ پوری ہو چکی ہیں۔ اب اوتار شیگھر ہیں جنم دھارن کریں گے۔ کیونکہ جہاں چندن ہوتا ہے۔ اس کی خوشبو آ ہی جاتی ہے کستوری کی خوشبو چھپائے نہیں چھپتی۔ لاکھ ہم کہیں کہ ابھی سمے نہیں۔ لیکن یہ حالات بتا رہے ہیں کہ بھگوان کو ضرور جنم دھارن کر لینا چاہیئے۔ گو ہم اُن کو پہچان نہ سکیں۔ کیونکہ عموماً یہ دیکھا گیا ہے۔ کہ پربھو جب اوتار دھارن کرتے ہیں۔ تو ان کی پہچان سب کو نہیں ہو جاتی۔ رام کو جاننے میں جنک جیسے یوگیراج بھی بھول گئے۔ دشرتھ نے صرف ان کو اپنا بیٹا سمجھا۔ یہاں تک کہ پرشورام بھی ان کو پہچان نہ سکے۔ تو جب ان لوگوں کی یہ حالت ہے۔ تو عوام کو اوتار کے پہچاننے میں بڑی دقت ہوگی۔ پنڈت لوگ تو اوتار پر وشواس نہیں رکھتے۔ جیسے نرسنگھ اوتار کو مہان وِدوان سنڈامرک نے باون اوتار کو راجہ بلی نے رام چندر جی کو۔ مہان پنڈت راون نے تتھا پرشورام جی بھی نہ پہچان سکے۔ پس یہ کہنا کہ پنڈت لوگ جن کو اوتار کہیں ان کو مانو یہ بے وقوفی ہے۔ اوتاروں کو تو صرف وہی مانتے ہیں۔ جن کے ہردیہ شدھ اور ایشور کی اُپاسنا کرتے ہیں جیسے کہ پرہلاد، وسشٹ، اجامیل، سشیری، وشوامتر، نشاد راج بھوگیہ۔ آدی بھگتوں نے اوتار کو جان لیا۔ لیکن دوسرے لوگ

کو پہچان نہ سکے۔ بعض اوتار تو ایسے بھی ہوئے ہیں۔ کہ لوگ ان کی زندگی میں ان کو نہ پہچان سکے۔ پرنتو ان کا دیہانت ہو گیا۔ تو پھر لوگوں کو معلوم ہوا۔ کہ یہ اوتار تھے۔ ستیہ یگ ۵۹ پھر اس ستیہ یگ میں لکھشمن نارائن وئید جی لکھتے ہیں۔ کہ "اب اس بات پر پردہ ڈالا نہیں جا سکتا۔ کہ کلکی بھگوان کا اوتار ہو چکا ہے۔ اور ستیہ یگ شروع ہو رہا ہے۔ اس لئے میں تمام کرشن کے بھگتوں کو کہتا ہوں۔ کہ وہ اپنے اوتار کا یتھا یوگیہ ستکار کریں۔ تا ایشور کی کرپا سے وہ ان کو پہچان سکیں۔

(ستیہ یگ ۲۰)

پھر لکھا ہے۔ کہ یکم اگست کا دن دنیا میں ایک بہت پوتر اور پوجا کا دن ہے۔ کیونکہ اس دن کل یگ ختم ہو کر ست یگ شروع ہو جائے گا۔ اور بھگوان کرشن اوتار دھارن کر کے اپنے بھگتوں کی رکھشا کریں گے۔ کئی بھائی یہ کہتے ہیں۔ کہ ہم کس طرح بھگوان کو جان لیں گے کہ یہی اوتار ہے۔ میں ان سے پرارتھنا کرتا ہوں کہ بھگوان اوتار میں ایسی باتیں ہوتی ہیں۔ اگر آدمی ذرا بھی وچار کرے تو وہ ان کو آسانی سے پہچان سکتا ہے۔ پھر بھگوان کے پہچاننے کا طریقہ یہی ہے۔ کہ ایشور سے ہی پرارتھنا کی جائے۔ کہ وہ ہمارے ہردیوں کو شُدھ کرے۔ تاکہ آنے والے مہاپُرش کے درشن کر سکیں۔ (ستیہ یگ ۱۴۵)

مجلس مشاورت کا ایک اہم فیصلہ

"امسال مجلس مشاورت میں پیش ہو کر فیصلہ ہوا کہ ہر سکرٹری مال ہر ماہ کے پہلے ہفتہ میں ایک فہرست بھیجا کرے کہ فلاں فلاں موصی نے اتنی رقم فلاں تاریخ کو ادا کر دی ہے۔ جو فلاں تاریخ کو فلاں موصی کی ذریعہ داخل خزانہ ہو چکی ہے۔ موصی کا نام اور نمبر وصیت بھی اسمیں ضرور دیا جائے" اس فیصلہ کی تعمیل میں سکرٹریان مال فوراً ایسا گوشوارہ بنا کر ارسال کریں۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

اخبار و افکار

شرح تبادلہ

چند دن ہوئے۔ ایک دوست نے دریافت کیا۔ کہ شرح تبادلہ کیا ہوتی ہے؟ میں نے انہیں بتایا کہ یہ مسئلہ ذرا دقیق ہے۔ اور آسانی سے سمجھ میں نہیں آسکتا۔ تاہم میں کوشش کرونگا۔ کہ سادہ زبان میں اجمالاً اس کے متعلق کچھ بیان کروں۔

جس شرح پر کسی ایک وقت میں ایک ملک کے سکوں کا دوسرے ملک کے سکوں سے تبادلہ ہوتا ہے۔ اسے اقتصادی اصطلاح میں شرح تبادلہ کہتے ہیں۔ شرح تبادلہ کی کبھی ضرورت پیش نہ آتی۔ اگر ساری دنیا میں ایک ہی سکہ رائج ہوتا۔ اسی طرح اگر ایک ملک کا دوسرے ملک سے کوئی تعلق نہ ہوتا۔ اور نہ کوئی لین دین۔ تب بھی اس انتظام کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ لیکن چونکہ تمدن کی ترقی کے باعث مختلف ملکوں کے درمیان سوشل تعلقات کے علاوہ تجارتی تعلقات بھی قائم ہو گئے۔ اور باہم چیزوں کا لین دین شروع ہوا۔ اس لئے ضروری تھا۔ کہ آپس میں ایک دوسرے کا حساب چکانے کے لئے مختلف ملکوں میں رائج سکوں کے باہم تبادلہ کی شرح مقرر ہو۔

انگلینڈ کا ایک تاجر الف امریکہ کی فرم ب سے ایک سو پونڈ کی مالیت کا مال منگواتا ہے۔ ب کو انگلستان کے سکہ کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ وہ اپنے ملک میں اس سکہ کے عوض اپنی روزمرہ استعمال کی اشیاء خرید نہیں سکیگا۔ اسے ایک سو پاؤنڈ کی رقم امریکہ میں مروج سکہ کی شکل میں ملنی چاہیئے۔ اسی طرح امریکہ کا تاجر ج انگلستان کی فرم د سے مال منگواتا ہے۔ وہ ڈالر نہیں بلکہ پاؤنڈ قبول کرے گا۔ اب اس سودے کی ایک صورت یہ ہو سکتی ہے۔ کہ ا۔ ب کو سونا بھیجے۔ اور ج۔ د کو۔ لیکن ظاہر ہے۔ کہ یہ طریق کس قدر مشکل اور دقت طلب ہوگا۔ اور بعض حالات میں بالکل ناقابل عمل۔ دوسری صورت اس کی یہ ہو سکتی ہے۔ کہ امریکہ کا ب انگلستان کے الف کے پاس اپنے مطالبہ کا بل بھیج دے گا۔ د اس ہنڈی کو الف سے خرید لیگا۔ اور امریکہ میں ب کے پاس بھیج کر کہدیگا۔ کہ تم ج سے رقم وصول کر لو۔

اگر ب کو الف کی اتنی ہی رقم ادا کرنا ہے۔ جتنی ج کو د کی۔ تو سمجھ لیجئے کہ چاروں کا حساب درست ہو گیا۔ اور ایک ہنڈی سے دو قرضے بے باق ہو گئے۔

اگر انگلستان اور امریکہ میں یہی چار تاجر ہوتے۔ اور ان کو ایک دوسرے کی پوری واقفیت ہوتی۔ اور چاروں مساوی مالیت کا مال خریدتے اور بیچتے تب تو معاملہ مندرجہ بالا طریق سے سلجھ جاتا۔ مگر واقعہ یہ نہیں۔ امریکہ میں سینکڑوں لوگ انگلستان والوں کے قرض خواہ ہیں۔ اور سینکڑوں ان کے مقروض۔ اور پھر دونوں ملکوں کی جہاز ران کمپنیاں ایک دوسرے کی خدمات سرانجام دیتی ہیں۔ جس کا معاوضہ انہیں واجب الادا ہوتا ہے۔ اس لئے باہم ادائیگی وغیرہ کا یہ سارا کام بینکوں کے ذریعہ انجام پاتا ہے۔ انگلستان کے قرضخواہ اپنے امریکہ کے مقروضین کے نام بل تیار کر کے (اس بل کو بل آف ایکسچینج یا غیر ملکی ہنڈی کہتے ہیں) انگلستان کے کسی بنک کے پاس فروخت کر دینگے اسی بنک سے انگلستان کے مقروض اپنے امریکہ کے قرضخواہوں کو رقم ادا کرنے کے لئے بل آف ایکسچینج خرید لیں گے ادھر امریکہ کا بنک بھی یہی طریق اختیار کرے گا۔ اور مطالبات و واجبات کو آپس میں ملائے گا۔ اگر یہ دونوں یکساں ہوں گے۔ تو پھر تمام حساب بے باق سمجھا جائے گا۔ لیکن اگر ایک ملک کی واجب الادا رقم دوسرے ملک کی واجب الادا رقم کے مقابلہ میں زیادہ ہو گی۔ تو بقیہ رقم اول الذکر ملک سے مؤخر الذکر ملک کو سونے کی صورت میں بھیجی جائے گی۔

دو ملکوں کے درمیان کسی ایک وقت میں شرح تبادلہ کا انحصار طلب اور رسد Demand and Supply پر ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ شرح بعض اوقات ایک ایک ساعت کے بعد تبدیل ہوتی رہتی ہے۔ کسی ایک ملک میں دوسرے ملک کے سکہ کی طلب اول الذکر ملک کے ان لوگوں کی طرف سے پیدا ہوتی ہے۔ جو دوسرے ملک کی اشیاء خریدتے ہیں۔ اور رسد ان لوگوں کی طرف سے جو اپنی اشیاء دوسرے ملک کے ہاتھوں بیچتے ہیں۔ ان کے علاوہ سٹہ باز بھی ایکسچینج مارکیٹ میں آکودتے ہیں۔ اور منافع حاصل کرنے کے خیال سے غیر ملکی ہنڈیاں خریدتے اور بیچتے ہیں۔ اگر کسی ایک وقت میں طلب رسد سے بڑھ جائے۔ تو غیر ملکی سکہ کی قیمت بڑھ جائیگی اور اگر رسد طلب سے بڑھ جائے تو اس کی قیمت گر جائے گی۔

یہ تو شرح تبادلہ کا عارضی اتار چڑھاؤ ہوگا۔ لیکن مستقل طور پر تبادلہ کی شرح ایک اور اصول کی بناء پر متعین ہو گی۔ یہ امر ظاہر ہے۔ کہ انگلستان میں غیر ملکی سکہ کو خریدنے والا شخص انجام کار اس امر کو مدنظر رکھے گا۔ کہ جو سکہ وہ حاصل کر رہا ہے۔ اس کی قیمت خرید کیا ہے۔ یعنی اشیاء وغیرہ کی صورت میں وہ اس کے عوض کیا حاصل کر سکتا ہے۔ کیونکہ زر فی ذاتہٖ تو کوئی چیز نہیں۔ اس کا فائدہ اس وجہ سے ہے۔ کہ انسان اس کے ذریعہ سے اپنی ضرورتوں کو پورا کرتا ہے۔

پس وہ شخص دوسرے سکے کی قوت خرید کا اپنے سکے کی قوت خرید سے مقابلہ کرے گا مثلاً وہ دیکھے گا۔ کہ ڈالر میں کتنی اشیاء خریدنے کی طاقت ہے۔ اور پونڈ کو ایسی ہی کتنی چیزوں پر قدرت حاصل ہے۔ اگر وہ دیکھے گا۔ کہ امریکہ میں ڈالر کی قوت خرید کم ہے یا بالفاظ دیگر وہاں اشیاء کی قیمتیں بڑھی ہوئی ہیں۔ تو وہ ڈالر خریدنے میں تامل کرے گا۔ اور چاہے گا۔ کہ اپنے سکہ کے مقابلہ میں امریکہ کا زیادہ سکہ حاصل کرے۔ پس یہ شرح دونوں ملکوں کے سکوں کی قوت خرید کے باہم توازن سے متعین ہوگی۔ بطور مثال اگر امریکہ کے چار ڈالر کی قوت خرید وہی ہوگی۔ جو انگلستان کے ایک پونڈ کی۔ تو لازمی طور پر ایک پونڈ چار ڈالر میں فروخت ہوگا۔

جہاں تک ہندوستان کا تعلق ہے یہ اصول یہاں کار فرما نہیں۔ ہندوستان کے مالیات عامہ کا ہندوستانیوں کو کنٹرول حاصل نہیں۔ لہذا جہاں روپیہ کا تعلق ایک خاص شرح سے پونڈ کے ساتھ قائم کر دیا جاتا ہے۔ یہاں پہلے ۱۶ پنس فی روپیہ شرح تبادلہ ہوتی تھی۔ لیکن اب اٹھارہ پنس فی روپیہ ہے۔ اس میں گورنمنٹ کے بعض اپنے مفاد ہیں مثلاً اُسے ہر سال ملکی اخراجات جو انگلستان سے تعلق رکھتے ہوئے قرضہ کے سود ہائی کمشنر کی تنخواہ۔ انڈیا آفس کا خرچ۔ ریٹائرڈ افسروں کی تنخواہوں پر مشتمل ہوتے ہیں۔ اگر شرح تبادلہ میں ایک پائی کا بھی فرق پڑ جائے۔ تو گورنمنٹ کو کئی کروڑ روپے کا نقصان ہو جاتا ہے۔ نیز یہاں کے یورپین ملازمین نے اپنے رشتہ داروں کو انگلستان میں ہر ماہ کچھ روپیہ بھیجنا م ہوتا ہے۔ اگر بجائے ساڑھے تیرہ روپیہ پونڈ کے ان کو پندرہ روپے پونڈ دینے پڑ جائیں۔ تو ظاہر ہے کہ انکو نقصان ہوگا۔

دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کرنیوالو!!!

دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے احمدی احباب سے یہ التجا ہے۔ کہ انہوں نے اپنے امام کے ہاتھ پر تحریک جدید کی مالی قربانی کے متعلق ایک وعدہ کیا تھا۔ جس کے سات ماہ گذر چکے اور آٹھواں جا رہا ہے۔ یہ درست ہے۔ کہ تحریک جدید کے مجاہد اپنے وعدوں کو وقت کے اندر پورا کر لیتے ہیں۔ مگر ذیل میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک ارشاد پیش کرنے کی غرض یہ ہے۔ کہ آپ نے اگر اگست۔ ستمبر۔ اکتوبر میں دینے کا وعدہ لکھوایا تھا۔ تو حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں جولائی میں ہی ادا کرنے کی کوشش کریں۔ فرمایا:۔

"مجھے افسوس ہے کہ بعض لوگ خیال کر لیتے ہیں۔ کہ چونکہ اب مقررہ وقت گذر گیا۔ اس لئے جلدی کی کیا ضرورت ہے ایسے لوگ وقت کے گذر جانے کی وجہ سے اور بھی سست ہو جاتے ہیں۔ مگر میرے نزدیک اس سے زیادہ بدقسمتی کی اور کوئی بات نہیں ہو سکتی۔ کہ انسان پہلے تو کسی مجبوری کی وجہ سے نیکی سے محروم رہے اور بعد میں بے ایمانی کی وجہ سے نیک کام میں حصہ نہ لے سکے۔ حالانکہ جو لوگ مجبوری کی وجہ سے کسی نیک کام تحریک ہونے سے محروم رہتے ہیں۔ وہ بعد میں اگر اپنی کوتاہی کا ازالہ کر دیں۔ تو بہت کچھ ثواب حاصل کر لیتے ہیں۔ مگر اپنی کوتاہی کا ازالہ نہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کی رحمتوں سے حصہ نہیں لے سکتے (پس ہر شخص جس نے مئی میں ادا کرنے کا تہیہ کیا تھا۔ مگر نہیں کر سکا۔ وہ ۳۱ر جولائی تک اپنا چندہ سال نہم ادا کرنے کی پوری جدوجہد کرے۔ اس طرح وہ اُسی وقت کا بھی ثواب لینے والا ہوگا۔ جس وقت میں وہ ادا کرنے کی کوشش تو کرتا رہا مگر کامیاب نہ ہُوا۔ کیونکہ اس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں وعدہ کے پورا کرنے کی کوشش کی۔ پس اب ۳۱ر جولائی تک اسے بہرصورت ادا کرنا چاہیئے۔ فنانشل سکرٹری)

وہ لوگ جنہوں نے مئی میں چندہ ادا کیا ہے۔ بالکل ممکن ہے۔ کہ ان میں کوئی شخص ایسا ہو۔ جو دس ہزار روپیہ دینے کی توفیق رکھتا ہو۔ مگر اُس نے صرف دس دئے ہوں۔ اب ہمارے نزدیک تو وہ مئی میں چندہ ادا کرنے کی وجہ سے سابقون میں سمجھا جائے گا مگر خدا تعالیٰ کے نزدیک اس کی کوئی قیمت نہیں ہوگی۔ کیونکہ وہ دس ہزار دینے کی طاقت رکھتا تھا۔ مگر اس نے صرف دس روپے دئے۔ (آپ اگر اپنا چندہ سال نہم ادا کر چکے ہیں۔ بلکہ آپ نے نو سال کا پورا چندہ ادا کر لیا ہے۔ تو آپ اپنی ماہوار آمدنی اور سالانہ قربانی کا نقشہ سامنے رکھ کر دیکھ لیں۔ اگر آپ کی قربانی کی شرح آپ کی آمد کی نسبت سے بہت کم ہے۔ بلکہ دونوں میں کوئی نسبت ہی نہیں۔ تو آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ آپ اب اس کا ازالہ اس طرح کر سکتے ہیں۔ کہ اپنی مالی طاقت کے مطابق اپنی گذشتہ سالوں میں اضافہ کر کے ادا کر دیں بہت ہیں جو متواتر نو سال سے اپنی ایک ماہ بلکہ دو دو ماہ کی آمد سے بھی زیادہ قربانی اللہ تعالیٰ کی راہ میں کرتے چلے آتے ہیں۔ پس آپ بھی اپنے قربانی کے نقشہ کو اپنے سامنے رکھیں۔ جن کا سال نہم وصول ہو جاتا ہے ان کو ان کی نو سالہ قربانی کا نقشہ ارسال کیا جا رہا ہے۔ اگر آپ نے سال نہم ادا نہ کیا ہو۔ تو آپ کا نواں سال وصول ہونے پر فنانشل سکرٹری نو سال کا حساب آپ کو ارسال کرے گا۔ فنانشل سکرٹری)

دوسری طرف ممکن ہے۔ کہ ایک شخص اکتوبر میں چندہ دے سکتا ہے۔ مگر وہ اپنے نفس پر تکلیف برداشت کر کے جولائی میں چندہ ادا کر دیتا ہے۔ اب ہمارے نزدیک تو وہ مئی میں ادا کرنے والوں سے باہر سمجھا جائے گا۔ لیکن خدا تعالیٰ کے نزدیک ممکن ہے۔ کہ وہ مئی کے مہینے میں ادا کرنے والے کئی لوگوں سے بہتر ہو۔ کیونکہ اس نے اپنی طاقت سے زیادہ قربانی کی۔ پس کسی کا اس ابتلا میں مبتلا ہونا۔ کہ جب مئی میں میں وعدہ پورا نہ کر سکا۔ اب جلدی کی کیا ضرورت ہے۔ اسکی بڑی بدقسمتی کی علامت ہے۔ اور اسکے یہ معنے ہیں۔ کہ اس کا پہلا کام جو بندوں کی نظر میں بُرا لیکن خدا کی نظر میں اچھا تھا۔ اب وہ خدا کی نگاہ میں بھی بُرا بن گیا ہے۔ پس اس قسم کا خیال اگر کسی کے دل میں پیدا ہو۔ تو اُسے دور کر دینا چاہیئے۔ اور جہانتک ہو سکے۔ تکلیف اٹھا کر وقت سے پہلے اپنا چندہ ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔"

ہر وہ شخص جو تحریک جدید کے جہاد میں شامل ہے۔ خواہ زمیندار ہو یا شہری۔ بیرون ہند کا ہو یا ہندوستان کا۔ کوشش کرے کہ اسکا چندہ بہرصورت ۳۱ر جولائی تک مرکز میں داخل ہو جائے۔ فنانشل سکرٹری تحریک جدید

حالات کا تقاضا ہے کہ آپ الفضل کے چندہ کی ادائیگی میں باقاعدگی اختیار فرمائیں اور جونہی وی پی پہنچے اُسے وصول فرمالیں

مسجد احمدیہ کی مقبوضہ زمین پر قبضہ کی ناکام سعی

مسجد احمدیہ رشی نگر (کشمیر) کے قریب مسجد کا ایک مقبوضہ تالاب تھا۔ مسلمانان رشی نگر نے اسے خشک کر کے اس جگہ مکتب بنانے کی تجویز کی۔ مگر یہ تجویز وہاں کے ٹھاکر رام سنگھ صاحب اور ان کے لڑکوں کو پسند نہ آئی۔ کیونکہ یہ لوگ مسلمانوں کو جاہل رکھنا چاہتے ہیں۔ ٹھاکر صاحب نے اس جگہ کو ٹھار (غلہ رکھنے کے لئے یہ لکڑی کا ایک بڑا صندوق بنایا جاتا ہے) بنا کر قبضہ کرنے کی ٹھان لی۔ جماعت احمدیہ رشی نگر نے بار بار پروٹسٹ کیا۔ مگر انہوں نے پروا نہ کی۔ جماعت احمدیہ رشی نگر نے مجھے اطلاع دی۔ خاکسار و گلکار صاحب دورہ کرتے ہوئے رشی نگر آئے۔ اور ان ٹھاکر صاحبان کو نرمی سے سمجھایا۔ مگر ٹھاکر صاحب نے انکار کرتے ہوئے طاقت کا مظاہرہ کرنا چاہا۔ اور مورخہ یکم جولائی کو جب احمدی دوست باہر کھیتوں پر چلے گئے۔ تو اردگرد سے لوگوں کو جمع کر کے مظاہرہ کر دیا۔ اور نامکمل کو ٹھار کو مکمل کرنے کی سعی کی۔ مسجد رشی نگر کے باہر ٹھاکر صاحب کا لڑکا ڈنڈا لیکر پھرتا رہا۔ اور فساد کرانے کیلئے آنے جانیوالے احمدیوں کو اشتعال دلاتا رہا۔ خاکسار و گلکار صاحب نے اپنی جماعت کے دوستوں کو پُرامن رہنے کی تلقین کی۔ کیونکہ ان لوگوں کا مقصد یہ تھا کہ اکثر احمدی احباب کی غیر موجودگی میں فساد ہو جائے۔ تو احمدی بچوں اور عورتوں کو مظالم کا نشانہ بنا سکیں۔ گلکار صاحب و خواجہ غلام قادر صاحب نے فی الفور شوپیاں جا کر افسروں کو اطلاع دی۔ اور افسران بالا کو تاریں دیں۔

مورخہ ۲ جولائی صبح کو رشی نگر کے احمدی دوستوں نے اس جگہ پر مکتب کی عمارت کی بنیاد رکھنی شروع کی۔ خدام الاحمدیہ آسنور کے اکثر ممبر اور آسنور کی جماعت کے چند دوست بھی صبح ہی پہنچ گئے۔ انہیں صبح کے وقت آنے کیلئے رستہ کا ایک بڑا حصہ پانی میں سے گذر کر طے کرنا پڑا۔ اس نالہ کا پانی سخت سرد ہے۔ احمدیوں کے اس اتحاد اور دلیری کو دیکھ کر ٹھاکر کو اپنے ان آدمیوں کو جو مکان میں چھپا کر رکھے تھے۔ نکالنے کی جرأت نہ ہوئی۔ جمعہ کے وقت پولیس بھی شوپیاں سے آگئی۔ اسی وقت خواجہ رحمان ڈار صاحب بھی آ گئے۔ ٹھاکر صاحبان غیر احمدی مسلمانوں کو مرعوب کرنے اور تکلیف دینے کے عادی ہیں۔ مگر احمدیوں کے اس اتحاد کو دیکھ کر خود مرعوب ہو گئے۔ سب انسپکٹر صاحب پولیس کے سامنے انہیں اقرار کرنا پڑا کہ یہ زمین مقبوضہ مسجد ہے۔ اور بالآخر اپنی غلطی کا اقرار کرتے ہوئے یہ تحریر دینی پڑی۔ کہ وہ اس کوٹھار کو اگلے روز صبح اُٹھالیں گے۔ پہلے ٹھاکر صاحب کا لڑکا کہتا تھا۔ کہ اب وہ اس کوٹھارہ کو ہرگز نہیں اٹھائیں گے۔ کیونکہ اس میں ان کی ہتک ہے۔ مگر قدرت نے اس ہتک کو ان کے ہاتھوں سے قبول کروا دیا۔ اور یہ محض خدا کا فضل اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ اور بزرگوں کی دُعاؤں کا اثر ہے کہ احمدیوں کے مقابلہ میں یہ لوگ کامیاب نہ ہو سکے۔ دوستوں کو اپنے کشمیر کے غریب احمدی بھائیوں کو اپنی خاص دُعاؤں میں یاد رکھنا چاہیئے۔

خاکسار عبدالواحد امیر جماعتہائے احمدیہ کشمیر

ضروری گذارش

الفضل کے بعض خریدار اصحاب اس خیال سے کہ وی پی کے زائد اور غیر ضروری خرچ سے بچ جائیں۔ دفتر کو یہ ہدایت دے دیتے ہیں کہ ان کے نام وی۔ پی ارسال نہ کیا جائے۔ وہ چندہ خود بروقت ادا کر دینگے۔ ہمیں افسوس ہے کہ ایسے اصحاب میں سے بہت کم ہیں جو از خود بروقت چندہ کی ادائیگی کرتے ہیں۔ بیشتر اصحاب کئی کئی ماہ خاموش رہتے ہیں۔ اور ہم جب انتظار کے بعد وی۔ پی ارسال کرتے ہیں۔ تو پھر وہ گلہ شروع کر دیتے ہیں۔ حالانکہ یہ بات بالکل خلاف اصول ہے جو دوست ہمیں وی۔ پی کے ذریعہ چندہ وصول کرنے کی ممانعت کر دیتے ہیں ان کا یہ فرض ہے کہ بروقت بذریعہ منی آرڈر چندہ ارسال کر دیں۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتے تو اپنے فرض سے کوتاہی کرتے ہیں۔

ہم تمام ایسے دوستوں کی آگاہی کیلئے اعلان کرتے ہیں کہ وی۔ پی کے متعلق تحریری یا زبانی ممانعت کر دینا کافی نہیں۔ ہمیں بروقت رقم ملنی ضروری ہے اُمید ہے متعلقہ احباب اس نہایت ضروری امر کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں گے۔ (مینیجر)

اعلان نکاح

مورخہ ۲۵/۶/۴۳ بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ چک نمبر ۵۶۵ ضلع لائلپور میں چوہدری غلام حسین صاحب احمدی ولد چوہدری کرم داد صاحب سکنہ سعد اللہ پور ضلع گجرات کا نکاح مسماۃ عنایت بیگم بنت چوہدری علی بخش صاحب مرحوم سکنہ چک نمبر ۵۶۵ سے بعوض مبلغ دو صد روپیہ مہر جناب مولوی محمد حسین صاحب احمدی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے پڑھا۔ احباب دُعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو فریقین کے لئے بابرکت کرے۔
خاکسار شکر اللہ خان چک نمبر ۵۶۵ ضلع لائلپور ۳/۷/۴۳

مشرق و مغرب کی تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

ٹوکیو ۵ جولائی۔ جاپان کے وزیر اعظم جنرل ٹوجو جو جاپانی سلطنت کے جنوبی علاقوں کا دورہ کرنے کے لئے سنگاپور پہونچ گئے ہیں۔ جنرل ٹوجو محاذ جنگ پر بھی جائیں گے۔ اور افسروں اور سپاہیوں سے ملاقات کریں گے۔ ٹوکیو سے سنگاپور آتے وقت جنرل ٹوجو بنکاک میں بھی اترے اور سیام کے وزیر اعظم اور دوسرے سیاسی سرکاری لیڈروں سے تبادلۂ خیالات کیا۔ وہ سیگاؤں میں سے گزرے اور اعلےٰ افسروں سے بات چیت کی۔

قاہرہ ۵ جولائی۔ جرمن فوجوں نے یونانی تھریس اور ترکی کی سرحد پر واقع شہروں کے علاقہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس علاقہ پر پہلے بلغارین فوجوں کا کنٹرول تھا

لنڈن ۵ جولائی۔ مسولینی نے تقریر کرتے ہوئے اطالوی لیڈروں کو متنبہ کیا۔ کہ وہ اتحادیوں کے وعدوں پر اعتبار نہ کریں۔ ہتھیار ڈالنا اٹلی کے لئے بے حد خطرناک ہوگا۔ اس سے اٹلی کی صنعتیں تباہ ہو جائیں گی۔ موجودہ جنگ نے اس پر ترقی کے دروازے کھول دیئے ہیں۔ اس ترقی کا فی الحال اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔ جو لوگ ہمیں معزول کرنا چاہتے ہیں انہیں معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ ان کی یہ خواہش کبھی پوری نہ ہوگی۔ فیسسٹ پارٹی کے اس مطالبہ کی بھی میں تائید کرتا ہوں۔ کہ ہمیں صنعت و حرفت، اور زراعت میں بھی فوجی ڈسپلن داخل کر دینا چاہیئے۔ اگر اتحادی ہمارے ساحل پر اترے۔ تو ان کی پوری پوری مزاحمت کی جائے گی۔ اور اترنے والوں میں سے ایک ایک کو چن چن کر ہلاک کر دیا جائیگا۔

نیویارک ۵ جولائی۔ جاپان نے نیوگنی فوج میں اضافہ کر دیا ہے۔ اور اب نیوگنی کی جاپانی فوج کی تعداد ۱۰ لاکھ ہوگئی ہے۔

امرتسر ۵ جولائی۔ امرتسر مارکیٹ سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا ہے۔ کہ آج بھی کپڑے کے نرخ گر رہے ہیں۔ آج روئی کا نرخ ۲۰ روپے فی من ہوگیا ہے۔ اور کپاس کا ۹ روپے فی من

راولپنڈی ۵ جولائی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اٹک نے حکم جاری کیا ہے۔ کہ آئندہ کوئی شخص ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی تحریری اجازت کے بغیر ضلع کی حدود سے مرغ۔ مرغیاں۔ انڈے۔ گھی۔ مکھن اور دودھ اور اس سے بنائی ہوئی مٹھائیاں برآمد نہ کر سکے گا۔ یہ بھی حکم دیا گیا ہے۔ کہ کوئی شخص کیمبل پور میں ایک دن میں دو سیر سے زیادہ گوشت نہ خریدے۔

لائل پور ۵ جولائی۔ گندم ۹ روپے ۹ آنے تا ۹ روپے ۱۲ آنے۔ گندم فارم دس روپے چار آنے۔ نخود ۹ روپے تیرہ آنے۔ توریہ ۱۲ روپے تیل ۲۹ روپے ۸ آنے گھی ۱۰۶ روپے کھل ۴ روپے دس آنے شکر ۲۴ روپے ۸ آنے۔ گڑ ۱۱ روپے۔ میدہ ۳۶ روپے۔ منبولا پیور ۷ روپے تیرہ آنے دیسی ۷ روپے ۸ آنے

کلکتہ ۵ جولائی۔ آج بنگال اسمبلی کے اجلاس میں مولوی فضل حق سابق وزیر اعظم نے بیان دیتے ہوئے گورنر بنگال پر الزام لگایا۔ کہ انہوں نے ان سے زبردستی استعفا مانگا۔ استعفیٰ کے بعد میں نے وزیر ہند اور وائسرائے کو تار بھیجے اور حالات لکھ کر مداخلت کا مطالبہ کیا۔ مجھے جواب ملا کہ گورنر حق بجانب ہے۔ مولوی صاحب نے کہا۔ کہ اگر ہندوستان آزاد ہوتا تو ایسے گورنر کو کبھی گورنر نہ رہنے دیا جاتا۔ ان سے گورنری چھین لی جاتی۔

ماسکو ۷ جولائی۔ دوشنبہ کو علی الصبح کرسک بیالگراڈ کے محاذ پر جرمنوں نے جو حملہ شروع کیا تھا۔ اس میں انہیں سخت نقصان اٹھانا پڑ رہا ہے۔ یہ محاذ نصف دائرہ کی شکل میں ہے۔ اور بیالگراڈ سے دشمن کسی کسی جگہ روسی مورچوں میں کچھ آگے بڑھ گیا ہے۔ اوریل سے کرسک جانے والی لائن کیساتھ ساتھ جرمن بڑے بڑے ٹینک سامنے لائے روسیوں نے پہلے انہیں آگے بڑھنے دیا۔ مگر جب پیدل فوج آگے بڑھی تو انہوں نے دونوں کو ایک دوسرے سے علیحدہ کر کے تہس نہس کر دیا۔ کل روسیوں نے ۴۳۳ جرمن ٹینک تباہ و برباد کر دیئے پچھلے ۲ دو روز کی لڑائی میں ایک ہزار سے زیادہ جرمن ٹینک برباد کئے جا چکے ہیں۔ روسی طیارے بھی دشمن کے ٹھکانوں پر زور کے حملے کر رہے ہیں۔ کل ہی کل میں ۱۱۱ جرمن طیارے ٹھکانے لگا دیئے۔ ۲ دو روز میں تین سو سے زیادہ جرمن طیارے برباد ہوئے ہیں۔

واشنگٹن ۷ جولائی۔ یہاں عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ سالومنز میں کولا کی لڑائی ختم ہو چکی ہے۔ کرنل ناکس نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ اس لڑائی میں امریکن جہازوں کو بھی گو نقصان پہنچا۔ مگر جاپانیوں کا نقصان بہت زیادہ ہے۔ اس لڑائی میں فریقین کے صرف ہلکے کروزروں اور تباہ کن جہازوں نے حصہ لیا۔

لنڈن ۷ جولائی۔ دوشنبہ کو بحیرۂ روم کے علاقہ میں بڑے زور کی ہوائی لڑائیاں ہوئیں۔ اتحادی طیارے سسلی میں برجینی کے اڈے پر حملہ کے لئے گئے۔ تو ایک سو اطالوی فائٹر مقابل پر آئے۔ مگر اتحادی طیاروں نے ۱۵ منٹ میں تیس کو گرا دیا۔ اس کے مقابلہ پر صرف تین اتحادی طیارے کام آئے۔ اس روز دشمن کو ۴۵ اور اتحادیوں کو بارہ طیاروں کا نقصان اٹھانا پڑا۔

الجیرس ۷ جولائی۔ فرنچ نیشنل کمیٹی کا اجلاس ختم ہوگیا۔ اس کے بعد ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ فرنچ پاپولر کمیٹی کو توڑ دیا گیا ہے۔ اور اس کے ساتھ تعلق رکھنے والی تمام جماعتیں ختم کر دی گئی ہیں۔

ماسکو ۷ جولائی۔ جرمنوں نے جو نیا حملہ کیا ہے۔ اس میں صرف دوشنبہ کو تین ہزار جرمن موت کے گھاٹ اتار دیئے گئے۔

واشنگٹن ۷ جولائی۔ جنرل جیرو یہاں پہنچ چکے ہیں۔ مسٹر روز ویلٹ کے سکرٹری نے یہاں ایک بیان میں کہا کہ وہ مشترکہ سٹاف افسروں کے ساتھ محوریوں کے خلاف جنگ جاری رکھنے کے بارہ میں مبادلہ افکار کریں گے۔

ناگپور ۷ جولائی۔ صوبائی حکومت نے میونسپلٹی کی اناج کی فروخت کے متعلق سکیم کو منظور کر لیا ہے۔ اس کے رو سے ہر ایک وارڈ میں تین چار چار اناج کی دکانیں کھلی جائیں گی جو کنٹرول نرخ پر اشیاء فروخت کرینگی

دہلی ۷ جولائی۔ کولھاپور کی حکومت نے ان تمام نظر بندوں کی رہائی کا فیصلہ کیا ہے۔ جو ۷ اگست کے بعد پکڑے گئے تھے۔

لنڈن ۷ جولائی۔ چین کی لڑائی کا کل ساتواں سال شروع ہوا ہے۔ اس موقعہ پر مسٹر چرچل نے مارشل چیانگ کائی شیک کو ایک پیغام ارسال کیا۔ جس میں چینیوں کو ان کی بہادری پر اہل برطانیہ کی طرف سے مبارک باد دی گئی ہے۔ اور کہا گیا ہے۔ کہ برطانیہ اور چین کی دوستی کو پختہ ہونے پر اٹھارہ ماہ کا عرصہ گذر چکا ہے۔ اس عرصہ میں بہت سے انقلابات بھی آئے ہیں مگر اس دوستی پر اثر انداز نہیں ہو سکے۔ برطانیہ اور چین جنگ کے بعد قیام امن میں برابر کا حصہ لیں گے۔

لنڈن ۷ جولائی۔ برطانوی طیاروں نے فرانس میں دریائے سوم کے دہانہ تک دشمن کے